

تنگے جمع کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ابھی رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ گرفتاری کی مصیبت نے پیچھا نہیں چھوڑا اور پنجرے میں بیٹھے بیٹھے گھونسلے کے لیے تنگے یوں جمع کرنے لگا، گویا سب کچھ طے ہو چکا ہے۔ مثال سے ظاہر ہے کہ اصل کوشش بے سود اور بے نتیجہ بھی ہے اور ہر دیکھنے والے کے دل میں انتہائی رحم بھی پیدا ہوتا ہے۔

۷۔ تشریح : خواجہ حالی نے اس شعر پر ”یادگار غالب“ میں بھی بحث کی ہے اور ”مقدمہ شعر و شاعری میں بھی۔ دونوں جگہ اس کی خوبیوں کے جداگانہ پہلو پیش کیے ہیں۔ ”مقدمہ“ میں فرماتے ہیں : مصنون یہ ہے :

”میں جو معشوق کے مکان پر پہنچا۔ اول خاموش کھڑا رہا۔ پاسبان نے سائل سمجھ کر کچھ نہ کہا۔ جب محبوب کے دیکھنے کا حد سے زیادہ شوق ہوا اور صبر کی طاقت نہ رہی تو پاسبان کے قدموں پر گر پڑا۔ اب اس نے جانا کہ اس کا مطلب کچھ اور ہے۔ اس نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا کہ ناگفتہ بہ ہے۔“

فرماتے ہیں کہ اتنے بڑے مصنون کو مرزا نے صرف دو مصرعوں میں بیان کر دیا ہے۔

”یادگار غالب“ میں لکھتے ہیں : اردو غزل میں ایسے بلیغ اشعار شاید دو ہی چار اور نکلیں گے۔ مولانا آزاد جو مرزا کی طلب کو نام رکھتے تھے، وہ بھی اس شعر کے انداز بیان پر پروانہ تھے۔ جو واقعہ مرزا نے اس شعر میں بیان کیا ہے، اس میں دو باتوں کی تصریح کرنی ضروری تھی، ایک یہ کہ پاسبان نے قائل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ دوسرے یہ کہ قائل پاسبان سے کیا چاہتا تھا؟ سو یہ دونوں باتیں بہ صراحت بیان نہیں کی گئیں، صرف کنائے میں ادا کی گئی ہیں، مگر صراحت سے زیادہ وضوح کے ساتھ فوراً سمجھ آ جاتی